

مَلِكُكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

مِلالِ مرثیہ دے تندی

کے لئے رہنما اصول

پیش کردہ

حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث و عالم تعلیمات و العلوم خالص دارین ترکیب و تالیفات
گجرات

دانش

شعبۂ نشر و اشاعت

پتہ: لاہور، پاکستان

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

مدارس دینیہ

کے لئے رہنما اصول

پیش کردہ

حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات دارالعلوم فلاح دارین

ترکیمبر، ضلع سورت، گجرات

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ اسلامیہ بنجاری، چوپائی، مہو، اندور، ۳۵۳۳۳۱ ایم پی

نام کتاب	:	مدارس دینیہ کے لئے رہنما اصول
مصنف	:	حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب مدظلہ العالی
سن اشاعت	:	ذو قعدۃ الحرام ۱۴۲۰ھ بمطابق فروری ۲۰۰۰ء
صفحات	:	۳۲
تعداد	:	تین ہزار
زیر نگرانی	:	دار القرآن، بلساڑ، گجرات
		ایم۔ ایس۔ پرنٹرس
		۱۸۵۴ لال دروازہ، حیدر مارگ۔ لال کنواں، دہلی

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ اسلامیہ بنجاری، چو پاتی، مہو، اندور، ۴۵۳۴۴۱ ایم پی

ISSUED BY

SHOBA-E-NASHR-O-ISHA'AT
JAMIA ISLAMIA, BANJARI, CHOWPATI,
MHOW, INDORE, M.P. 453441

❁ فہرست مضامین ❁

صفحہ	عناوین	صفحہ	عناوین
۱۸	سزا	۴	عرض ہاشم
۱۸	نظام اخراج	۵	حرف آغاز
۱۸	نظام حاضری	۷	مدارس دینیہ کی غرض و غایت
۱۹	طلبہ کے رجسٹر	۷	مدارس دینیہ کا تعلیمی نظام
۱۹	نظام ملازمین	۷	اولیاء طلباء
۱۹	نظام رسائل و اخبار	۸	درستین
۳۰	نظام کتب خانہ	۸	طلباء
۳۰	نظام اہتمام	۹	جامعات کا طلباء
۳۰	نظام چندہ	۱۰	نصاب
۳۱	طلبہ کی تربیت	۱۱	کمل تعلیم کا نصاب
۳۱	اہل علم کے محاضرات	۱۳	مدارس عربیہ کی انتظامیہ
۳۲	انتظامیہ کے لئے مشورے	۱۷	نظام امتحان
۳۵	حکومت	۱۷	تعلیمی اوقات
۳۶	ضابطہ اخلاق برائے اساتذہ	۱۸	نظام جنرل مانچ
۳۶	مدارس اسلامیہ	۱۸	نظام تعطیلات





عرض ناشر

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین
 عرصہ دراز سے مدارس اسلامیہ کو ایسے رہنما اصول کی ضرورت تھیں
 جن کی روشنی میں اہل مدرسہ اپنے ماتحت چلنے والے علمی قافلے کو بخیر و خوبی
 منزل تک پہنچا سکے، الحمد للہ علی احسانہ کہ اس کمی کو دور کرتے اور پورا کرنے
 کے لئے ”دارالعلوم فلاح دارین“ (ترکیسرگجرات) کے شیخ الحدیث اور ناظم
 تعلیمات حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم نے اپنے ثلث
 صدی سے زائد تجربات و مشاہدات کی روشنی میں مدارس اسلامیہ کے لئے
 زریں و انمول اصول زیب قرطاس فرما کر اہل مدارس پر احسان عظیم فرمایا، ہم
 موصوف کی اس خدمت عظیمہ پر تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

امید کی جاتی ہے کہ مدارس اسلامیہ ان اصول و ضوابط کو اپنا کر اپنے دینی
 مقاصد کو بام عروج پر پہنچا کر فلاح دارین حاصل کریں گے، انشاء اللہ العزیز

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ اسلامیہ بخاری، چوپانی،
 مہو، اندور، ۳۵۳۴۴۱ ایم پی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفِ آغاز

خاکسار کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تقریباً ۳۴ سال سے مدارس اسلامیہ اور مکاتیب و جامعات عربیہ کو بہت قریب سے دیکھنے اور ان کے نظم و نسق، تعلیم و تدریس سے تعلق کی وجہ سے عرصہ سے یہ خیال تھا کہ مدارس دینیہ کے لئے کچھ ہدایات و مشورے جو تجربات کی روشنی میں ذہن میں آتے رہتے ہیں ان کو مرتب کر کے اہل مدارس کے سامنے رکھا جائے اسی دوران بعض پیش آمدہ حالات کی وجہ سے ہجرات میں ایک تنظیم ”تحفظ مدارس“ کے نام سے وجود میں آئی جس کے تحت مدارس کو لاحق خارجی خطرات کے ساتھ ساتھ یہ امور بھی زیر بحث آئے کہ داخلی طور پر مدارس کے نظم و نسق تعلیم و تدریس، نصاب اور ضابطہ اخلاق پر بھی بحث کی جائے، اور اپنا پوری طرح احتساب کیا جائے تاکہ اصلاح و تربیت اور تعلیمی ترقی کے لئے جتنی جدوجہد ممکن ہو اس کو جاری رکھا جائے، اگرچہ دینی مدارس میں جس اخلاص، دیانت، سرفروشی، کفایت شعاری، سادگی، اور فرض شناسی کے ساتھ محض خدمت دین کے جذبہ سے جو کام ہو رہا ہے اس کی مثال عصری تعلیمی اداروں میں ملنا مشکل ہے، پھر بھی جب ہم اپنے اسلاف کی ہمتوں، جفاکشی اور اخلاص کا مطالعہ کرتے ہیں، تو اپنے کو ان سے بدلا ہوا محسوس کرتے ہیں، اسلئے ضروری ہے کہ ہر قسمی مادی اور معنوی ترقی کے باوجود اپنے آپ کو ناقص اور قابل اصلاح سمجھیں اور خوش سے خوشتر کی تحصیل میں لگے رہیں، اس سلسلہ میں سبھی اپنے آپ کو اصلاح کا محتاج سمجھیں چاہے کارکنان ہوں، چاہے منتظمین، چاہے طلبہ اور چاہے مدرسین

کرام ہوں، تب ہی انشاء اللہ ترقی ہوگی۔

اپنے اس کتابچے میں جس کا نام ”مدارس دینیہ کے لئے رہنما اصول“ رکھا ہے اس کی پوری کوشش کی ہے کہ تعلیم سے متعلق ہر طبقے کو اس کی ذمہ داری کا احساس دلائیں مفتقلین و طلبہ و اساتذہ کرام کو اپنے مقام اور اپنے فرائض کو ادا کرنے کیلئے جن امور کی طرف توجہ دینی ضروری ہے، ان کے لئے اپنی ناقص رائے میں جن امور کو مفید سمجھا جمع کر لیا ہے اللہ تعالیٰ اس حقیر سعی کو قبول فرمائے، چھوٹا منہ بڑی بات ہے مگر تعلیمی برادری کا ایک فرد ہونے کے ناطے ایک چھوٹے کی بڑوں کے سامنے جرأت بے جا بھی قابل قبول سمجھی جائے گی، معافی کا خواستگار ہوں۔

والسلام

(مولانا سید ذوالفقار احمد (صاحب)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدارس دینیہ اور جامعات اسلامیہ کی غرض و غایت

مدارس دینیہ کا منشاء مذہبی قیادت کرنے والے افراد پیدا کرنا ہے جو تعلیم، تدریس، امامت، خطابت، افتاء، تصنیف، اور تبلیغ کے فرائض انجام دیں تاکہ مسلم قوم کی دینی ضروریات پوری کی جاسکیں، اس تعلیم کے ذریعہ مالی منفعت اور اقتصادی فوائد اور دنیاوی مناصب کا حصول اور اسباب راحت جمع کرنے کا شوق اور دوسروں کے ساتھ دولت کی دوڑ میں مقابلہ کرنا قطعاً مناسب نہیں ہے۔ اسی لئے اس کے ساتھ صنعت و حرفت کی تعلیم کو بھی اسلاف نے گوارہ نہیں کیا تا کہ اسلامی علوم میں مکمل مہارت حاصل کر کے اپنے آپ کو اسی خدمت تک محدود رکھا جائے، چاہے اس کی وجہ سے عمرت کی زندگی گذارتی پڑے، ایسے افراد ہی مخلوق خدا کی صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں اور مخلصانہ طور پر دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔

مدارس دینیہ کا تعلیمی نظام

دینی تعلیم کے ۶ عناصر ہیں: (۱) اولیاء طلبہ (۲) مدرسین (۳) طلبہ (۴) نصاب (۵) انتظامیہ (۶) اور حکومت۔

☆..... (۱) اولیاء طلبہ

اسلامی ہدایت ”مُحَلِّمُ رَاعٍ وَ مُحَلِّمُ مَسْتَفِیْلٍ عَنْ رَعِیَّتِهِ“ کے تحت ہر مسلمان کو اپنے بچے اور بچیوں کو دین کی بنیادی تعلیم دینا اور دلانا ضروری ہے، جس کے دودر ہے ہیں۔ ایک درجہ وہ تعلیم جس کا اسلامی عقائد اور آداب و اعمال سے تعلق ہے جس کا جاننا اور سیکھنا ہر

مسلمان پر فرض ہے ایسا نہ کرنے پر ہر شخص گنہگار ہوگا۔

”دوسرا درجہ دین کی مکمل تعلیم“ جو فرض کفایہ کے درجے میں ہے، جس کے لئے پوری قوم پر ضروری ہے کہ وہ کچھ افراد کو اس تعلیم کے لئے وقف کریں تاکہ کل دین جاننے والے افراد پیدا ہوں ورنہ پوری قوم گنہگار ہوگی۔

☆..... (۲) مدرسین

ان دونوں درجوں یعنی بنیادی تعلیم اور مکمل تعلیم کے لئے مدرسین کی ضرورت ہے، بنیادی تعلیم کے لئے حافظ، تجوید سے واقف، بااخلاق اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے مخلص ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے جو قناعت گزریں، خدا ترس اور بچوں کی نفسیات سے واقف، رحم دل، خود دار، اور تعلیم کا تجربہ رکھنے والے ہوں، اس کے لئے علمی قابلیت کے ساتھ ساتھ کسی شیخ کا مل کی کم از کم ایک سالہ صحبت یافتہ ہونا بہتر ہے۔

مکمل تعلیم یعنی جامعات کے مدرسین کسی قابل اعتبار درس گاہ کے فارغ ہوں اپنے درجے میں فائق رہے ہوں ان کے اساتذہ ان کی قابلیت کی تصدیق کرتے ہوں جو اسباق ان سے متعلق کئے جائیں ان میں مہارت رکھتے ہوں، مطالعہ کا شوق، کتاب کے حل کرنے کا جذبہ اور ایک بڑے ادارے میں رفقاء کار کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کا سلیقہ ہو، تعلقی اور فخر نہ ہو، تدربیس کو پیشہ نہ سمجھتے ہوں بلکہ خدمت سمجھتے ہوں، مال و دولت کی زیادتی کے دلداد نہ ہوں، قناعت کی خور کھتے ہوں، اپنے کام سے لگن ہو، اخلاق و عادات میں طلبہ کے لئے نمونہ ہوں، جامعات کے مدرسین کا بھی کسی خانقاہ سے وابستہ ہونا ضروری ہے، تاکہ ان میں مطلوبہ اوصاف پیدا ہو سکیں، ایسی خانقاہوں کی بھی سخت ضرورت ہے جو اصلاح کے لئے آنے والے علماء میں یہ صفات پیدا کر سکیں۔

☆..... (۳) طلبہ

ابتدائی طلبہ کو تو ماں باپ یا استاذ سمجھا بچھا کر پیار کے انداز میں دینی تعلیم کی رغبت

دلالتیں اور معمولی تادیب کے ذریعہ صاف ستھرا رہنے، بڑوں کا ادب، کتابوں کا ادب، درس گاہ کا ادب، استاد کا ادب، اور سبق کو بلا ناغہ پڑھنے کی تلقین کریں، اور اسباق کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کی کوشش کریں خود ان میں اس عمر میں کوئی احساس ذمہ داری یا نفع و نقصان کو جاننے کی صلاحیت نہیں ہوتی البتہ ہر بچہ عزت نفس رکھتا ہے، اس کو کسی کے سامنے رسوا کر کے کوئی بھی کام نہیں لیا جاسکتا، اگرچہ ایک فضیلت بعض مرتبہ سونے کی پٹیوں پر بھاری ہوتی ہے مگر ہر بچہ کا مزاج الگ ہوتا ہے استاد کو اس کو سمجھنا ہے۔ اسی لئے روضۃ الاطفال نامی مدارس کے بالکل کم عمر بچوں میں تعلیم کے دوران ہر بچے کی نفسیات ہی کو سمجھا جاتا ہے اور اسی سے اس کی مستقبل کی دلچسپیوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

☆..... جامعات کے طلبہ

جو دین کی مکمل تعلیم کی غرض سے مدارس عربیہ کا رخ کرتے ہیں ان کو یہ سوچ کر اس راستے کو اختیار کرنا چاہئے کہ یہ تعلیم انتہائی اہم اور نازک ہے، اس کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح فارغ کرنا ہوگا، تکالیف برداشت کرنی ہوں گی، قناعت کا ذہن بنانا ہوگا اعلیٰ اخلاق، مروت، سیرچشمی، خودداری، اور بے غرضی کو اپنا شعار بنانا ہوگا، ساری زندگی اسی میں کھپانی ہوگی مالی ریل پیل اس کے ذریعہ قطعاً حاصل نہ ہوگی، اس ذہن کے ساتھ خالص تحصیل علم اور خدمت دین کی غرض سے ان درس گاہوں کا رخ کریں، ورنہ نہ آئیں اگر اس جذبہ سے خالی لوگ اس جذبہ سے سرشار طلبہ کے ساتھ جمع ہوں گے تو ان کو بھی برباد کریں گے، اسلئے صرف باہمت، بلند حوصلہ، اور پختہ ارادے کے طلبہ ہی دین کی مکمل تعلیم کے لئے منتخب کئے جائیں۔

اس کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ جو طلبہ اس تعلیم کے لئے آئیں وہ قفا قفا ساتھ پہلے ان کا ذہن بنائیں ان کو اس راستے کے خم و پیچ سمجھائیں ان میں حوصلہ پیدا کریں پھر وہ جن کی سفارش کریں کہ یہ اہل ہیں انہیں کو اس مکمل تعلیم کے لئے منتخب کیا جائے اور ان کو پھر برے ماحول سے دور رکھا جائے، ان طلبہ کے لئے اقامتی درس گاہوں کا جغرافیائی لحاظ سے شہروں کے

بجائے گاؤں اور کم وسائل والے دیہات میں ہونا مفید ہے، تاکہ جفاکشی تن کو شمی اور قناعت کو پیدا کرنے میں مدد ملے۔

☆..... (۴) نصاب

پہلے درجے یعنی بنیادی تعلیم کے نصاب میں اردو زبان کو بحیثیت زبان سکھانا ضروری ہے تاکہ اس کی مدد سے دینی کتابوں کو پڑھا اور سمجھا سکیں زبان سکھانے کیلئے اردو ادب کی کتابیں پڑھائی جائیں، مولانا اسماعیل خاں صاحب میرٹھی کی اردو ادب کی کتابیں جن کے پانچ حصے ہیں، طلبہ کی سطح کو سامنے رکھ کر ان حصوں کو پڑھایا جائے اور خشی عبدالقدیر کی تسکین الاملاء، املاء کیلئے استعمال کی جائے اور املاء درست کر لیا جائے اس طرح کہ استاد ابتداً کسی کتاب سے عبارت نقل کرائے پھر ان کو بول کر لکھائے ان کی غلطیوں کی تصحیح تختہ سبز (GREEN BOARD) (جو آج کل تختہ سیاہ (BLACK BOARD) کا نعم البدل ہے اور بینائی کے لئے مفید بھی ہے) پر لکھ کر کر دے۔ اسلامی آداب و اخلاق، طہارت، عبادت اور سیرت و تاریخ کے لئے دینی تعلیم کے ۱۲ سالے از محمد میاں اور تاریخ اسلام از محمد میاں کے ۳ حصے طلبہ کی سطح کو سامنے رکھ کر پڑھائے جائیں۔

ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم کیلئے نورانی قاعدہ یا کوئی بھی قاعدہ نورانی قاعدہ کے طرز پر پڑھایا جائے اور قاعدہ کو اس طرز سے واقف اساتذہ ہی سے پڑھو لیا جائے، مجود استاذ ہی ناظرہ قرآن کریم پڑھائے اور مجود ہی درجہ حفظ کے لئے منتخب کیا جائے، ناظرہ میں صحت و روانی کا پورا خیال رکھا جائے، قواعد تجوید کی پوری رعایت رکھ کر پڑھایا جائے جو اساتذہ اس سے واقف اور اس کی پوری رعایت رکھ کر پڑھانے کے عادی ہوں انہیں کو مدرس رکھا جائے، مدرس کا طرز، تعلیم میں بہت اہم کردار ہے ناقص اور ناواقف اساتذہ ہی مکتب کی ”مٹی پلید“ کرتے اور مکتب میں بچوں کے نہ آنے کا سبب بنتے ہیں، پڑھے لکھے ماں باپ جب مکتب کی لاپرواہی اور ناقص تعلیم اور غیر ضروری مار پیٹ دیکھتے ہیں تو وہ بچوں کو مکتب بھیجنے

سے پرہیز کرتے ہیں۔

بچوں کو کلمے دعائیں معنی خیز نظمیں، اجتماعی حاضری کے لئے مدرسہ شروع ہونے سے پہلے ”لب پے آتی ہے دعاء“ والے علامہ اقبال کے اشعار پڑھائے جائیں، سورۃ فیل سے آخر تک کی دس سورتیں اور فصاحت والی احادیث یاد کرائی جائیں اور اسلامی آداب سکھائے جائیں چودھویں تا بیسویں دن نماز کو عمل سکھایا جائے، صفائی پر خوب توجہ دی جائے۔

چھوٹے بچوں کو ان کی سطح سے اوپر کی باتیں یا مسائل یا واقعات نہ پڑھائے جائیں مثلاً آٹھ دس سال کے بچے کو موجدات غسل یا جنگوں کی تفصیلات یا ازواج مطہرات کی تعداد وغیرہ مضامین والی کتابیں مناسب نہیں ہیں، ان مضامین کا ان کے لئے سمجھنا دشوار ہے، اسی طرح زکوٰۃ کی تفصیلات حج کی تفصیلات، ان کی گرفت سے باہر کی چیزیں ہیں یہ مضامین بالغ ہو جانے اور کتب کی تعلیم کے بعد کی تعلیم کے موقع پر پڑھانے چاہئیں۔

کتب کے طلبہ کو گرین بورڈ پر سکھلائیں، ان کو سلیٹ پر حروف بنانا، نام لکھنا اور کتاب کے حروف کو سلیٹ پر لکھنے کی عادت ڈالیں اور ان کے لکھے حروف کی سلیٹوں کو استاذ دیکھے اور غلطی بتلائے، استاذ وہ منتخب ہو جو علماء سے خود واقف ہو اور اخطا بتلا سکے، اس کا خط اچھا ہو اگر ایسے استاذ نہ ملیں تو موجود استاذ کو کسی قریبی بڑے مدرسہ میں جہاں تدریس المعلمین کا شعبہ ہو بھیجیں تاکہ وہ دس دن میں طریقہ سیکھ کر آجائے۔

دینیات کے ابتدائی درجات میں ایک استاذ کے پاس ۱۵ طلبہ سے زیادہ نہ ہوں تاکہ ان سے محاطیت ہو سکے اور سب کی املاء کی سلیٹیں دیکھی جاسکیں۔ درجات حفظ میں استاذ حافظ ہو، تجوید سے قرآن پڑھتا ہو، اس کے درجے میں صرف دس طلبہ ہوں۔

☆..... مکمل تعلیم کا نصاب

تعلیم کے سلسلہ میں نصاب کو بھی بہت زبردست اہمیت حاصل ہے کیونکہ اسلام کے تین بڑے ماخذ ہیں (۱) قرآن (۲) حدیث (۳) فقہ، اور ان کی زبان عربی ہے تو اس زبان کو

جب تک نہ سیکھا جائے اس کی نحو و صرف، محاورات و تعبیرات، امثال کو نہ سمجھا جائے تب تک اس کے مضامین اور مراد کو سمجھنا مشکل ہے اس لئے اس زبان کے قواعد جو نحو و صرف، معانی بدیع، بلاغت پر مشتمل ہیں پڑھنا ضروری ہے، اس سلسلے میں ایک بات یہ عرض کرنی ہے کہ اس وقت ہمارے ملک میں دو نصاب تعلیم جاری ہیں ایک تو وہ جس کو دارالعلوم دیوبند اور اس کی شاخوں نے اختیار کر رکھا ہے، اس نصاب میں نحو و صرف اور ادب کی نیز معانی و بلاغت کی وہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جن سے صحیح عبارت پڑھنے اور وجود اعراب کو اچھی طرح سمجھنے میں مدد ملتی ہے، جو بہت مفید بھی ہیں، مگر ان میں بعض ایسی کتب بھی ہیں جن میں بجائے نحو و صرف کے نحو و صرف کا فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔ جو منتہی اور قارئین التحصیل طلبہ کے لئے تو بہت مفید ہو سکتی ہیں مگر مبتدی اور متوسطات پڑھنے والے طلبہ کے لئے دشوار بھی ہیں اور مفید بھی نہیں، طلبہ کی بہت بڑی قوت اس کو سمجھنے میں ضائع ہو جاتی ہے اور اس کے بعد بھی عربی پونے کی صلاحیت پیدا نہیں ہو پاتی اور نہ لکھنے کی، اور نہ عربی اخبارات و رسائل اور نہ محکمہ جاتی اصطلاحات کو جانا جاسکتا ہے۔

اسی طرح علوم عالیہ قرآن و حدیث و فقہ میں جو کتابیں داخل درس ہیں ان کا نصاب اتنا زائد ہے کہ دو تہائی حصہ درایہ پڑھایا ہی نہیں جاسکتا ایک سال میں اس کا پورا ہونا بالکل روروی کے انداز میں ہوتا ہے، نیز اس نصاب میں منطق و فلسفہ کی کتب مقرر تو کی گئی ہیں مگر ان کو پڑھانے والے اتنے ماہر نہیں ہیں کہ ان سے جو فوائد مقصود ہیں ان کو حاصل کیا جاسکے، لہذا علوم عالیہ کی جو کتابیں اس طرح لکھی گئی ہیں جن میں منطق و فلسفہ کی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں وہ کتابیں بھی کسی کی سمجھ میں نہیں آتیں، اسی طرح ادب میں وہ کتابیں داخل ہیں جن میں ادب کم اور لغات زیادہ ہیں ان میں مشکل اور پیچیدہ تعبیرات تو ہیں مگر سلیس ادب کا کہیں نام و نشان نہیں ہے۔ نیز انشاء کے لئے اس نصاب میں مستقل وقت نہیں دیا جاتا اور نہ اس سلسلے کی کتب نصاب میں ہیں۔

دوسرا نصاب ندوۃ العلماء کا ہے، جس میں نحو و صرف، بلاغت اور ادب کو کافی اہمیت دی

گئی ہے اور ابتدائی طلبہ کو عربی زبان کے قواعد اور زبان میں سمجھانے والی کتب کو درس میں شامل کیا گیا ہے تاکہ طالب علم پر دو یا تین زبانوں کا بوجھ نہ پڑے مثلاً پہلے فارسی میں قاعدہ سمجھیں پھر اردو میں پھر جا کر عربی میں جیسا کہ نحو میر، اور علم الصیغہ میں یہ وقت پیش آتی ہے۔ یہ وقت تمرین الصرف، تمرین النحو، کتاب الصرف، کتاب النحو، وغیرہ میں پیش نہیں آتی، نیز انشاء کو بہت اہمیت دی گئی ہے معلم الانشاء کے دو حصے نصاب میں شامل ہیں۔ مختارات، منثورات، وغیرہ کتب بھی نصاب میں شامل کی گئی ہیں جن میں بڑے بڑے ادباء کے ادب کے نمونے ان کی تعبیرات، مثالیں، محاورے، اور طرز تحریر سامنے آجاتے ہیں اور ادب نے اسلام کے اتنے لمبے عرصے میں جو سفر طے کیا ہے اور اس میں جو اصطلاحات اور محاورے استعمال ہونے لگے ہیں وہ سب بھی انتہائی سلیس عربی میں سامنے آجاتے ہیں۔

نیز فقہ حدیث اور قرآن جو علوم عالیہ ہیں ان کے منتخبات اور مشکل حصوں کو پڑھادیا جاتا ہے تاکہ نصاب میں مقدار کم رہے تو سال بھر میں بلاد و ڈیباگی کے مقررہ کورس پورا کر لیا جائے پھر اگر کسی کو صحاح ستہ وغیرہ کتب مکمل ہی پڑھنا ہو تو وہ فضیلت والے سال میں عالمیت کے بعد مزید وقت لگا کر پورا کر لیتا ہے۔

ہماری رائے یہ ہے کہ درس نظامی والے مدارس بھی اگر نحو و صرف، بلاغت و انشاء، اور ادب کے کورس میں ندوہ کے نصاب کو تھوڑی بہت کمی زیادتی کے ساتھ اپنالیں تو انشاء اللہ ابتدائی درجات میں طلبہ کو کافی فائدہ ہوگا۔ اسی طرح علوم عالیہ کے نصاب کی مقدار میں کمی کر لی جائے، اور منتخبات کو پڑھایا جائے تو انشاء اللہ نصاب وقت پر مکمل بھی ہو جائے گا اور درلیہ پڑھایا بھی جاسکے گا پھر اگر کسی کو صحاح ستہ مکمل درلیہ پڑھنی ہو یا اور کسی فن کی کتاب پڑھنی ہو تو اسکے لئے ۱۲/۳ سال کا وقت لگا کر اسی فن میں مہارت حاصل کر سکتا ہے۔

ماہر اساتذہ پیدا کرنے کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ کسی بھی فن کے اساتذہ کو بڑی سے بڑی تنخواہ دی جانی لگے تو اس فن میں مہارت حاصل کرنے لگیں گے، مدارس ان تعلیمی اخراجات کو اپنے دوسرے تعمیراتی اور جلسوں کے خرچوں کو کم کر کے پورا کر سکتے ہیں، یہ ایک حقیقت ہے

کہ درس نظامی میں استقامتی قوت، علم میں گہرائی، اور رسوخ کی پوری صلاحیت موجود ہے، جس کی مدد سے قرآن وحدیث کی روح اور اس پر کئے جانے والے اشکالات کا مدلل جواب دینے کی پوری صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے مگر اس کے لئے وقت زیادہ درکار ہے، اس نصاب کو کم سے کم ۱۲ سال میں مکمل ہونا چاہئے۔

☆..... مدارس عربیہ کی انتظامیہ

انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ طالب علم کی ضروریات کو دوسری تمام ضروریات پر حتیٰ کہ تعمیری غیر ضروری ضروریات پر بھی مقدم رکھیں، پانی بجلی کی کبھی کمی نہ ہونے دیں ایسی جگہ مدرسہ قائم کریں جہاں بس یا ٹرین کی سہولت ہو، بجلی پانی کا انتظام ہو، پانی میٹھا ہو، ہسپتال ہو، بازار ہو، تائی دھوبی کا نظم ہو، مسلم آبادی طاقتور ہو، ڈاک خانہ ہو، ایس ٹی ڈی ہو، تھانہ ہو، ان سب کے باوجود وہ کوئی بڑا ترقی یافتہ شہر نہ ہو، زیادہ بڑا اور ہمایہ والا شہر اتنا متنی درسگاہوں کے لئے مناسب نہیں ہے۔

کمرے صاف ستھرے ہوں، اور ایک کمرے میں چھ طلبہ سے زائد نہ ہوں کسی طالب علم کو تباہ ایک کمرہ نہ دیں طلبہ کو شہر میں کرائے پر کمرہ لیکر نہ رہنے دیں، جہاں تک ہو سکے کھانا اچھا، صاف ستھرا مقوی دیں، روزانہ سالن کی جانچ ہو، اس سلسلہ میں طلبہ کی معقول اور جائز شکایات یا مطالبات کو ضرور شنیں، اور اس پر عمل کریں، ہر موسم کا خیال رکھ کر سبزی یا سالن دیں، ہارش کے موسم میں انڈیا بڑے کا گوشت نہ دیں، سالن چاہے کم ہو مگر لذیذ ہو طہیخ اور مطبخ کے ملازم مرد ہوں، عورتیں نہ ہوں، مطبخ اور مطبخ کے ملازمین کی نگرانی ہونی چاہئے، سب طلبہ کو ایک ساتھ بٹھا کر کھلائیں، تقسیم نہ کریں، مالدار طلبہ سے کھانے کی فیس ضرور لیں، ناشتہ میں باسی روٹی اور چائے دیں، چائے دو پیالی دیں، باسی روٹی حافظہ کو قوی کرتی ہے، اور بلغم کو جذب کر لیتی ہے، سالن میں زیرہ اور لورک کا استعمال ضرور کریں کہ وہ ہادی کو کاٹتی ہے، پانی کی ٹنگی ہر ماہ صاف کرائیں، کھانے اور پکانے کے برتن مزدوروں سے صاف کرائیں، صاف دھلے

یا نہیں اس کی نگرانی کرائیں، بلکہ مطبخ کی نگرانی، سامان لانے اور ہر چیز کو تول کر پکانے والوں کو دینے اور اس کا حساب رکھنے کیلئے ایک مستقل ملازم رکھنا چاہئے جو ناظم مطبخ کے علاوہ ہو تاکہ سپرویزن کر سکے، جہاں غلہ آتا، تیل رکھا رہتا ہے ان کمروں میں چوہے نہ ہوں، ان میں صفائی رہے، دھویں کے دھبے اور جالے نہ پڑنے پائیں، ناظم مطبخ مہینے میں ایک بار طلبہ سے پوچھ کر ان کی مرضی کا کھانا بھی پکوا دیا کرے تاکہ وہ خوش رہیں، تنوری روٹی بلا چھنے آنے کی زود ہضم ہوتی ہے، اس کا نظم کرنا چاہئے، اور وہ روٹی بھی خیر اٹھے آنے کی پکانا چاہئے، فوراً گوندھ کر نہ پکائیں، گندھا آنا دھو گھٹنے رکھا رہنے سے خیر دار ہو جاتا ہے۔

انتظامیہ کو، اساتذہ کو استاذ سمجھنا چاہئے، ان کو نوکر نہ سمجھے، ان کی قدر ہو، اور مقدر و بحر ان کی ضروریات کی کفالت کی جائے، ان کو مناسب تحفہ دی جائے، ان سے چندہ کا کام نہ لیا جائے، ان کو صرف تعلیم ہی کیلئے وقف رکھنا چاہئے ان سے کوئی انتظامی معاملات متعلق نہ کرے، اس سے ان کی قدر طلبہ میں گھٹ جاتی ہے، اور بعض لوگ ان سے طلبہ کو متفرق بنا دیتے ہیں، طلبہ کی نگرانی کیلئے سپروائزر بھی رکھنا چاہئے، انتظامیہ طلبہ سے قریبی رابطہ رکھے تاکہ ان کے حالات سے واقفیت رہے، انتظامیہ کبھی کبھی خود بھی ہر درجہ کے طلبہ کا امتحان لیتی رہے تاکہ ہر طالب علم کی علمی پوزیشن سامنے رہے اور ہر درجہ کے استاذ کی محنت کا اندازہ بھی ہو تا رہے، دارالاقامہ کی نگرانی سپروائزر کرے، انتظامیہ طلبہ کو قوم کی امانت سمجھ کر اور ان کو قوم کے مستقبل کا رہبر سمجھ کر ان کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بہتر تربیت کا بھی خیال رکھے، صفائی، نماز کی پابندی، سلام کارواج، حج بولنا، سبق کی پابندی، نکرار، مطالعہ، تحریر و تقریر اور اسلامی اخلاق و عادات کا خوگر بنائے۔

اساتذہ میں ایک معاون استاذ کا تقرر کیا جائے جو کسی مدرس کی غیر حاضری کی صورت میں ابتدائی اسباق پڑھائے، میان کا آموختہ بن سکے، اسی طرح ایک ادیب انشاء پرواز استاذ رکھا جائے جو ہر جماعت کے طلبہ کو مضامین لکھائے اور ان کی تحریر کی اصلاح کا فریضہ انجام دے سکے، شعری ذوق رکھنے والے طلبہ کے کلام کی اصلاح بھی کر سکے نیز اس سے انجمنوں کے معاملات

بھی متعلق کئے جاسکتے ہیں۔

پورے مدرسہ میں صفائی اور چمن بندی کا معقول نظم ہو، مہمان خانے کے دو کمرے ہوں ایک اہل علم اور اہم لوگوں کیلئے اور دوسرا عام لوگ اور طلبہ کے اولیاء کیلئے ہو، جس میں صرف چند چارپائیاں بچھی ہوئی ہوں، طلبہ اور استاد کے جھگڑے میں کبھی طالب علم کو فریق نہ بنائیں، استاد کے مرتبہ کا خیال رکھ کر فیصلہ ہو مگر طالب علم پر بھی ظلم نہ ہونے پائے، بڑے الجھے ہوئے معاملات میں اساتذہ سے مشورہ کر کے ان کو اعتماد میں لے کر فیصلہ کرنا چاہئے، مقامی آبادی کو مدرسہ سے جوڑے رکھنا چاہئے، ان کو طلبہ کی خدمت اور ان کو مہمان رسول سمجھ کر برہنہ کی ہدایت کرنی چاہئے۔

مدرسہ کے لئے ایک ہی شخص بانی و متولی اور مہتمم ہو، وہ اپنے لئے کچھ مشیر کا منتخب کر سکتا ہے، جن کی حیثیت صرف مشیر کار کی ہو نہ کہ قوت حاکمہ کی، اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر علماء کی کمیٹی ہو اس میں صرف ایک شخص غیر عالم مگر دینی ذہن کا ہو، جو دینی معاملات میں مشورہ دینے کا اہل ہو، اگر حکومت میں ضروری ہو تو اس کمیٹی کو رجسٹرڈ بھی کر لیا جاسکتا ہے، مدرسہ کے دستور میں، مدرسہ کا نام، اس کی غرض و غایت، مسلک، کمیٹی کے حقوق و فرائض، مہتمم و مدرسین کے حقوق و فرائض وغیرہ تفصیلات مذکور ہوں، اقامتی مدارس دینیہ میں ورزش کا انتظام ہونا ضروری ہے، بہتر یہ ہے کہ ایک ڈول ماسٹر مقرر کر لیا جائے، جو ہر جماعت کے طلبہ کو ان کی عمر کے لحاظ سے، ایک کھلے میدان میں مختلف ورزشیں یا کھیل کھیلنے کی ترغیب دے کر ورزش کرائے، کھیل وہ سکھائے جائیں جن میں ورزش کے ساتھ ساتھ دفاع کا پہلو بھی ہو جیسے لاشی چلانا، کبڈی یا کھیل، والی بال، بچوں کو تیرنا، اور سائیکل چلانا بھی سکھانا چاہئے، نیز طلبہ کو حفظان صحت کے موٹے موٹے اصول بھی بتلانا چاہئے، اور مضمر اغذیہ اور مضمر عادات سے واقف کر اکر اس سے بچنے کی ہدایات بھی، مہینے میں ایک دو بار اس ڈاکٹر کے ذریعہ معائنہ کرائیں جو طلبہ کے علاج کے لئے رکھا گیا ہو۔

ایک درجہ میں ۱۵ سے زائد طلبہ نہ ہوں، ہر مدرسہ اس کی کوشش کرے کہ طلبہ زیادہ نہ

رکھے جائیں تاکہ نظم پر گرفت رکھی جاسکے، اور درجات میں طلبہ کی تعداد نہ بڑھے، اگر تعداد بڑھائیں تو اساتذہ کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے، اگر کسی علاقہ کے طلبہ زیادہ آنے لگیں تو بجائے ان کو داخل کرنے کے ان کے علاقہ میں ایک مدرسہ کھول دیا جائے۔

دورہ اور مشکوٰۃ کو چھوڑ کر باقی درجات میں ایک درجہ کے اندر پندرہ سے زیادہ طلبہ نہ ہوں، اگر طلبہ زیادہ ہوں تو پھر الف، ب، میں جماعت کو منقسم کر دیا جائے۔

☆..... نظام امتحان

سال میں دینیات کے درجات میں، ہر ماہ جانچ ہونی چاہئے، باقی عربی سوم تک کے درجات میں عید الاضحیٰ کی تعطیلات سے پہلے، تعلیمی معائنہ کیا جائے اساتذہ اپنے سے متعلقہ کتب کا معائنہ کر کے مجموعی نتیجے سے تعلیمات کو مطلع کر دیا کریں، چہارم سے ہفتم تک صرف دو امتحان ہوں، دہشتماہی و سالانہ، یہ دونوں امتحان تقریری و تحریری دونوں طرح ہوں اور ادارہ کے اساتذہ آپس میں ایک دوسرے کی جماعت کا امتحان لے لیا کریں، جو طلبہ سالانہ امتحان میں فیل ہوں اگر وہ تین یا تین سے زائد کتابوں میں فیل ہوئے ہوں تو ان کو اگلا درجہ نہ دیا جائے، جو تین سے کم کتابوں میں فیل ہوں ان کا سوال میں داخلہ کے وقت ضمنی امتحان لے لیا جائے، اور کامیاب ہونے پر درجہ دے دیا جائے۔ درجہ تین تک ایک مضمون میں بھی فیل ہوں تو ہر گز درجہ نہ دیا جائے اس لئے کہ درجات ۳ تک فائونڈیشن ہے اگر اس میں نقص رہا تو وہ کبھی دور نہ ہو سکے گا۔

☆..... تعلیمی اوقات

اسباق کو آٹھ گھنٹوں میں تقسیم کیا جائے، پانچ صبح میں اور تین شام میں، جمعرات کو صرف صبح کے وقت تعلیم ہو شام کو چھٹی رہے، خارج میں صرف درجہ ۶/۷ کے علاوہ کسی جماعت کا سبق نہ ہو، خارج اسباق سے تکرار مطالعہ متاثر ہوتا ہے، جو طلبہ حافظ ہو گئے ہوں ان کو تراویح کی مشق کرائی جائے ان کو نماز کے مونے مونے مسائل اور سجدہ سہو کے مسائل بتلائے جائیں، مقارنہ الادیان، الغزوالفکری، توحید، علوم القرآن جیسے مضامین کو بھی ہفتہ میں ایک دو دن مختلف جماعتوں کو پڑھانا چاہئے، اس ملک میں ہندی زبان کا لکھنا پڑھنا، جاننا بھی ضروری

ہے، اگر اس کا تقیم ہو سکے تو بہتر ہے، تاکہ اس زبان میں اسلام پر لکھا جاسکے، اور بعض کتابوں کا ہندی میں ترجمہ کیا جاسکے، عصری تعلیم میں حساب انگریزی جغرافیہ، تاریخ سکھانا بھی ضروری ہے، یہ مضامین اردو اور فارسی کے درجات میں پڑھائے جائیں، انگریزی کا تدریجاً سات تک ہر جماعت میں ایک گھنٹہ ہونا ضروری ہے۔

☆..... نظام جنرل نالج (GENERAL KNOWLEDGE)

جنرل نالج (GENERAL KNOWLEDGE) کا ہفتہ میں ایک دن کسی چھوٹی کتاب کے ساتھ درجہ ۳ سے ۵ تک ایک گھنٹہ ہونا ضروری ہے، جس میں عام معلومات کے ساتھ ہر محکمہ کی خصوصی اصطلاحات اور معلومات بھی بتلائی جائیں۔

☆..... نظام تعطیلات

بقدرہ عید کے موقع پر دس دن اور ششماہی کے بعد ۱۲ دن کی تعطیلات رہیں اور سالانہ کے بعد دو ماہ کی تعطیلات ہوں، سالانہ امتحان کے بعد طلبہ کو کتابیں انعام میں تقسیم کی جائیں تاکہ تعطیلات میں ان کا مطالعہ کر سکیں۔

☆..... سزا

طلبہ کو جسمانی سزا کم دی جائے ایک دو مرتبہ کی تنبیہ کے بعد اسکے اولیاء کو بلا کر اس کی حرکات سے آگاہ کر کے تنبیہ کرائیں بعض سنگین جرائم پر اخراج کیا جاسکتا ہے۔

☆..... نظام اخراج

طلبہ کا اخراج مدرسین کی ایک منتخب جماعت سے مشورہ کے بعد کیا جائے تنہا مہتمم اخراج نہ کرے ورنہ ان کے لئے دشواری ہوگی۔

☆..... نظام حاضری

آفس میں حاضری رجسٹر رکھا جائے ہر آنے والا استاذ نیز ملازمین روزانہ دونوں وقت مدرسہ آتے ہی کسی ایک جگہ رکھے رجسٹر میں دستخط کر کے جائیں جس دن دستخط نہ ہوں اور

درخواست بھی نہ ہو تو تین دن کی محفولہ وضع کر لی جائے، یا پھر کسی معقول عذر کی وجہ سے تاخیر کو معاف کیا جائے، اگر مدرس ایک یاد رکھنے کے لئے کہیں جائیں تو آفس میں اطلاع دے کر جائیں اس سے زیادہ کے لئے تحریری درخواست ضروری ہے، ہر مدرس کی ایک فائل ہو، جس میں اس کا معلوماتی فارم ہو اور اس کے متعلق سارے کاغذات اس میں رکھے جائیں۔

اساتذہ اپنے درجہ میں خود طلبہ کی حاضری لیں تاکہ ان کو ہر طالب علم کا نام اور شکل و صورت متحضر رہے، اور غیر حاضری یا اسباق میں غفلت کی شکل میں اسکو تنبیہ کر سکیں۔

اساتذہ خود مؤثر بنیں بار بار انتظامیہ کے پاس بھیجنا یا بھیجنے کی دھمکی دینا یا اولیاء کو مطلع کرنا طالب علم میں بے شری اور بغاوت پیدا کر دیتا ہے۔

☆..... طلبہ کے رجسٹر

قدیم اور جدید طلبہ کے الگ الگ رجسٹر ہوں اور جماعت وار بھی ایک ایک الگ رجسٹر ہو ایک جزل رجسٹر ہو جس میں طالب علم کا مکمل پتہ، فون نمبر درج ہو، ہر طالب علم کی ایک فائل ہو، جس میں اس سے متعلق کاغذات رکھے جائیں۔

آفس میں دو کلرک اور ایک خزانچی کا ہونا ضروری ہے، ایک کلرک سے متعلق طلبہ کے مسائل ہوں اور ان کا ریکارڈ ہو، دوسرا کلرک اساتذہ کے مسائل اور آفس سے متعلق کاموں کے لئے ہو، خزانچی روزانہ کا حساب کتاب اور سالانہ حساب کا گوشوارہ اور حساب کو آڈٹ (AUDIT) کرنے کا کام انجام دے۔

☆..... نظام ملازمین

ملازمین دیانت دار، نماز کے پابند اور ڈاڑھی والے اور اسلامی لباس پہننے والے رکھنا چاہئے، ان کو لکھتا پڑھنا بھی آتا ہو۔

☆..... نظام رسائل و اخبار

طلبہ کا ایک دارالمطالعہ ہو، جس میں ملک میں نکلنے والے دینی اصلاحی رسائل منگائے جائیں اور

ہفت روزے اور روزناموں میں سے معیاری اخبارات و رسائل جاری کرائے جائیں۔

☆.....نظام کتب خانہ

کتب خانہ میں درسیات اور ان سے متعلق شروعات، اور درسی مضامین کے لئے معین کتابیں جمع کی جائیں، وہ شروعات یا کتابیں جن کی ہر مدرس کو ضرورت پڑتی ہے ان کے کئی کئی نسخے ہونا چاہئیں، غیر درسی کتب میں جن کی مزاولت اور ضرورت زیادہ ہوتی ہے وہ پہلے خریدی جائیں، جن کی برسوں ضرورت نہیں ہوتی ان کی خریداری مؤخر کی جاسکتی ہے، بلکہ کتب خانہ کے لئے سالانہ بجٹ میں ایک رقم مخصوص کر لی جائے، جس سے ہر سال نئی کتب خریدی جاسکیں، کتب خانہ کا ایک ناظم ہو اور ایک خاوم ہو، ہر کتاب اندراج کر کے دی جایا کرے، طلبہ و مدرسین خود سے کتاب نہ نکالیں بلکہ ناظم سے کتاب طلب کریں، کتابیں فن وادرجہ میں درج کی جائیں، اور ان کو فن نمبر دیا جائے ان پر چٹ لگی ہو، اور ایک جزل رجسٹر ہو جس میں ہر آنے والی کتاب درج کی جائے۔

☆.....نظام اہتمام

مہتمم نیک صالح عالم با عمل اور با اختیار ہونا چاہئے، تاکہ وہ ہر شعبہ کے ذمہ دار سے باز پرس کر سکے، اس کی ہدایت پر ہر شخص کو عمل کرنا ضروری ہو، اس کا حکم ہو مشورہ نہ ہو، مہتمم کی تحویل میں ایک رقم رہنی چاہئے جس کو وہ اپنی صوابدید سے جہاں چاہے صرف کر سکے البتہ اس کا حساب محاسبی میں جمع کرنا ہے، اور خرچ ہو جانے والی رقم کے بدلہ میں دوسری رقم خزانچی سے وصول کر لیا کرے۔

☆.....نظام چندہ

چندہ کرنے کے لئے جو لوگ مقرر کئے جائیں وہ ایماندار ہوں ان کو چندہ کی رسیدیں لکھ کر دی جائیں اور چندہ لانے کے بعد ہر رسید چیک ہو، مکمل حساب کیا جائے، چندہ کرنے والا رسید پر چندہ دینے والے سے یہ لکھوا کر لایا کرے کہ میں نے اتنا چندہ دیا اور دستخط کر لیا کرے،

اس سے سیر کے لکھے عدد میں گزربڑ کرنے کے شبہ سے بچا جاسکتا ہے، نیز چندہ کی رقم عدد کے ساتھ ساتھ حرفوں میں بھی لکھنا چاہئے، جو بڑے چندہ دہندگان ہیں ان سے مدرسہ رابطہ رکھے، ان کو شکریہ کا خط لکھے مدرسہ کے کوائف سے انکو وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہیں، مدرسہ سالانہ پروگرام میں ان کو مدعو کرتا رہے اگر کوئی کتاب یا کیلنڈر مدرسہ سے چھپے تو ان کو ضرور ارسال کریں، چندہ جن مدوں میں دیا جائے انہیں مدوں میں خرچ کی جائے اور اس کا مکمل حساب رکھا جائے۔

☆..... طلبہ کی تربیت

طلبہ کی شرعی وضع قطع، شرعی لباس، نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام، صاف ستھرا رہنے اور اپنے بستر اور کمرہ کو صاف رکھنے کی طرف سخت توجہ دلانے کی ضرورت ہے، سپردانہ کے علاوہ مہتمم اور استاذ جس وقت بھی ان امور میں کوتاہی دیکھے اس پر تنبیہ کرنا اپنا فریضہ سمجھیں، مدرسہ سے باہر بلا اجازت جانے سے روکا جائے، خلاف درزی پر تنبیہ کی جائے، اس سلسلہ میں بہترین طریقہ یہ ہے کہ فجر اور عصر کے بعد، اور جمعہ سے پہلے اس سلسلہ میں کوتاہی کرنے والے طلبہ کو اسی موضوع پر تقریر کرنا ضروری قرار دے دیا جائے، وہ باری باری انہیں عنوان پر بیان کریں خود جب بیان کریں گے تو خلاف کرنے پر جرأت نہ ہوگی، رات کو مطالعہ نہ کرار، سونے اٹھنے، قبولہ وغیرہ کا تیز فجر کے بعد کی تلاوت، وعصر کے بعد کی تعلیم یا دعاؤں کا ورد، پابندی سے ہونا چاہئے، طلبہ کے اولیاء کو نتائج سے مطلع کرنے کا نظام کیا جائے، دار الاقامہ میں چھوٹے اور بڑے بچوں کو الگ الگ کمروں میں رکھا جائے۔

☆..... اہل علم کے محاضرات

اپنے مدرسہ کے اور دیگر مدارس کے ماہرین فن اصحاب کو وقتاً فوقتاً دعوت دے کر ان سے متعینہ عنوانات پر محاضرات کا نظم کرنا چاہئے۔ اسی طرح اہل اللہ کو دعوت دے کر ان سے پند و نصائح اور دعائیں کرائی جائیں۔ طلبہ کو فراغت کے بعد ایک چلہ تبلیغ میں جانے اور ایک چلہ کسی شیخ طریقت کے یہاں قیام کرنے کی ترغیب دینا چاہئے۔

انتظامیہ کے لئے کچھ ضروری مشورے

☆..... (۱) جو بھی سال بھر میں دشواری نظر آئے اس کے ازالے کے لئے قانون اگلے سال کے داخلہ فارم میں تحریر کریں، اور داخل ہونے والے یا اس کے ولی کو اس کو پڑھنے کی ہدایت ہو اور اس پر عمل کرنے اور نہ کرنے کی شکل میں فیصلے و سزا پر عدم چارہ جوئی کے عہد کو مع حلف لکھوایا جائے۔

☆..... (۲) طلبہ کو کسی بھی صورت حال کے پیش آنے پر خود سے قانون ہاتھ میں لینے اور پولس سے چارہ جوئی کا حق نہ ہوگا، یہ فارم میں تحریر ہو، اور اس پر حلفا دستخط ہو، ہر معاملہ کو طلبہ ذمہ داران مدرسہ ہی کے ذریعہ حل کریں۔

☆..... (۳) ان جرائم کی فہرست بھی درج ہو جن پر سوائے اخراج کے دوسری سزا نہ ہو۔

☆..... (۴) بلا تصدیق نامہ کسی کا داخلہ نہ ہو تاکہ بحر میں داخلہ نہ لے سکیں، اگر اخراج شدہ ہوں تو بلا کسی مضبوط عہد کے ہرگز داخل نہ کریں۔

☆..... (۵) کھیل میں صرف پلی ٹی اور ڈرل ہو، والی بال، فٹ بال، وغیرہ بلا میچ کھیلنے کی اجازت ہو۔

☆..... (۶) طلبہ کو اپنی علاقہ یا صوبہ دار انجمن قائم نہ کرنے دی جائے، بلکہ ان کے تحت ہونے والے امور کسی ایک یا دو اساتذہ کی نگرانی میں ہوں۔

☆..... (۷) علاقائیت اور مصیبت پر کڑی نظر رکھی جائے جو یہ بو پھیلائے اس کا اخراج کر دیا جائے، انتظامی امور اور نگرانی میں طلبہ کی ڈیوٹی (DUTY) نہ لگائی جائے اس سے آپس میں دشمنی پیدا ہوتی ہے۔

☆..... (۸) مدرسہ کے تمام طلبہ کا ایک ہی یونیفارم ہو سب کو اس کی پابندی ضروری ہو۔

☆..... (۹) ان اساتذہ کو قطعاً برداشت نہ کیا جائے جو طلبہ میں گروہ بندی پیدا کریں، اور جو انتظام کی خامیوں کو طلبہ میں بیان کریں۔

☆..... (۱۰) بڑے طلبہ چھوٹے طلبہ سے دوستی نہ رکھیں اور نہ بڑے چھوٹوں کے ساتھ کمرہ میں رہیں اور نہ ساتھ سفر کریں۔

☆..... (۱۱) ایک علاقہ کے طلبہ ایک ہی کمرے میں نہ رکھے جائیں، بلکہ ہر کمرے میں مختلف علاقوں کے طلبہ رکھے جائیں۔

☆..... (۱۲) انتظامیہ بعض طلبہ کو اپنا مقرب اور جاسوس نہ بنائے ورنہ جھوٹی شکایات کی جائیں گی اور طلبہ ان سے نفرت کریں گے۔

☆..... (۱۳) طلبہ میں اگر عصبیت یا فساد کے جذبات پنپ رہے ہوں تو ثقہ طلبہ کے ذریعہ اس کی معلومات رکھیں اور شروع ہی سے اس کا سد باب کریں، اصلاحی تقریروں کے بجائے اصلاحی مجالس اساتذہ کے یہاں ہوا کریں، جن میں اخلاق اور حسن معاشرت پر زور دیا جائے۔

☆..... (۱۴) انتظامیہ کچے کانوں کی نہ بنے، بلا تحقیق کسی کی شکایت پر کارروائی نہ کرے، اساتذہ طلبہ کی معقول شکایتوں کو فوراً سنیں، اور ان کی جائز اور معقول ضروریات کا نظم جلد کریں، یا پورا کرنے کا سچا وعدہ کیا کریں۔

☆..... (۱۵) نیک اور صالح طلبہ کو وظائف اور کیریئر سرٹیفکیٹ عہدہ سے دینا چاہئے۔

☆..... (۱۶) مہتمم طلبہ سے واقف رہیں، غیر مانوس نہ رہیں، ہر جماعت کا وقتاً فوقتاً امتحان لے کر ان کے ساتھ کبھی کبھی بیٹھ کر ان کی جائز شکایات معلوم کرتے رہیں، مہتمم کی طلبہ سے دوری، ان کو دوسروں کے سپرد کر کے ہی قے پھیلے ہیں۔

☆..... (۱۷) مہتمم یا مدرس کسی کو بہت خاص بھی نہ بنائے بلکہ سبھی سے تعلق رکھے۔

☆..... (۱۸) کوئی نوجوان استاد چھوٹے بچوں سے جسمانی خدمت نہ لے، کپڑے بھی نہ دھوئے، سفر میں کم عمر کو ساتھ نہ رکھے، انتظامیہ اس کی نگرانی رکھے۔

☆..... (۱۹) ہر استاد کو اسی فن کے اسباق دیں جس فن سے اس کو دلچسپی اور مہارت ہو،

☆..... (۲۰) درجہ تین تک خود صرف پڑھائیں، فلسفہ خود صرف نہ پڑھائیں۔

☆..... (۲۱) اساتذہ تدریس کے علاوہ اپنے مشاغل اور اسفار کم کریں۔

- ☆..... (۲۲) اساتذہ اسباق میں تقریر مختصر کریں تب ہی تعلیم میں پیشگی پیدا ہو سکے گی۔
- ☆..... (۲۳) جو طلبہ فارسی پڑھے ہوئے نہ ہوں ان کو فارسی میں نحو و صرف کی کتب پڑھانے کے بجائے تسہیل الصرف، اور تسہیل النحو پڑھائیں۔
- ☆..... (۲۴) اساتذہ کا انتخاب سوچ سمجھ کر انٹرویو لے کر کریں، تدریس کا تجربہ رکھنے والے ماہر اساتذہ رکھے جائیں چاہے مشاہیر زیادہ دینا پڑے۔
- ☆..... (۲۵) مدرسین کے ساتھ معاملات صاف ہوں، مکان، کھانا، تعطیلات، رخصت بلا تنخواہ، مع تنخواہ، امتحانات کی ذمہ داریاں، خارجی یاد اعلیٰ ہنگامی کام کی نگرانی سے متعلق ہریات لکھ کر دی جائے، تقرر عارضی کتنا، استقلال کتنی مدت کے بعد، اضافہ تنخواہ کی شرح وغیرہ تمام امور لکھ کر دیئے جائیں، نیز کن صورتوں میں تنخواہ کاٹ لی جائے گی وغیرہ۔
- ☆..... (۲۶) فارم پر دستخط لے لئے جائیں۔
- ☆..... (۲۷) شروع میں ایک فارم بھروالیں، ہر مدرس کی ایک فائل ہو، جس میں مدرس سے متعلق تمام معلومات ہوں، وہ آپ کے یہاں کب آئے؟ پہلے کہاں کہاں رہے؟ کس فن سے دلچسپی رہی؟ نام اور پورا پتہ، اور ان کی ملازمت میں جو کام ان سے متعلق رہے وہ سب ریکارڈ ہوں، اس عرصہ میں ان کو جو ہدایت نامے دیئے گئے ہوں، جو بھی ان کی شکایات، رخصتیں وغیرہ وہ بھی درج کریں، ہر سال ان کی کتابوں کا نتیجہ کتنے فیصد رباوہ بھی ہو، تنخواہوں کے اضافہ وغیرہ کے سلسلہ میں تمام معلومات، تاکہ ان کے بارے میں فیصلہ کرنے میں دقت نہ ہو۔
- ☆..... (۲۸) اسی طرح تمام طلبہ کی الگ الگ فائلیں ہوں جن میں ان کا سلاسلہ ریکارڈ رخصتیں، درخواست، شکایات، اخراج، داخلہ، بیماری، اس سے اخراج وغیرہ میں سہولت رہتی ہے کہ کن جرائم کی وجہ سے اخراج عمل میں آیا۔
- ☆..... (۲۹) مدرسہ میں ایک بھٹاؤ فائل ہو، کوئی مدرس اگر تحریر کوئی مشورہ دے تو وہ اس میں محفوظ رہے۔
- ☆..... (۳۰) طلبہ کے لئے بھی ایک بھٹاؤ فائل ہو، مہمانوں کی بھی ایک بھٹاؤ فائل ہو،

فارغ ہو کر جانے والے بھی اپنے مشورے لکھیں ان کی بھی ایک فائل ہو، اور کسی وقت ان سب پر غور بھی کریں۔

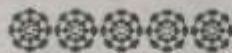
جۃ..... (۳۱) چالیس چالیس طلبہ کی نگرانی ایک ایک استاذ سے مسلک کی جائے، ان کی رخصتیں اور شکایات وہ استاذ سے اور اپنے سے متعلق طلبہ کے کمرہ نمبر معلوم رکھے اور کبھی کبھی بطور نگرانی ان کی دیکھ ریکھ رکھے بلکہ ان کی فریاد بھی سن کر فیصلہ دے، ان کے نام ان کے پاس رہیں، وہ ایک اتالیق ہو۔



☆..... (۶) حکومت

حکومت کو چاہئے کہ وہ دینی مدارس کی قدر کرے، جو ناخواندگی کو ملک سے دور کر رہے ہیں جو حکومت کا منشاء ہے اور اپنے امور میں حکومت سے کسی قسم کی مدد کے طالب بھی نہیں ہیں، ان مدارس کے ذریعہ اعلیٰ اخلاق، انسان دوستی، حب الوطنی اور اہل وطن کے ساتھ محبت کے ساتھ رہنے سہنے کی تعلیم دی جاتی ہے اور ایک وقادار اور اچھا شہری بننے کے جذبات پیدا کئے جاتے ہیں۔

لہذا ان مدارس کو نعمت سمجھا جائے، ان پر کوئی شک و شبہ بلا ثبوت نہ کیا جائے، نہ ان کو آنکھ و لہو کاڑا سمجھا جائے، اور نہ ان کی وقاداری مشکوک سمجھی جائے، اگر یہ دینی مدارس اور ان کی تعلیمات مٹادی گئیں تو ملک سے بھلائی، سچائی، ایمان داری، امانت داری، بھائی چارہ، خلوص، محبت، امن و امان سب رخصت ہو جائے گا۔



☆ ضابطہ اخلاق برائے اساتذہ مدارس اسلامیہ ☆

- ☆..... (۱) مسلک اہل سنت والجماعت پر مضبوطی سے قائم ہوں۔
- ☆..... (۲) علم میں راسخ اور عمل میں پختہ ہوں۔
- ☆..... (۳) مدرسہ کے وفادار ہوں، اور اس کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔
- ☆..... (۴) انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کرنے والے ہوں۔
- ☆..... (۵) طلبہ پر اپنی اولاد کی طرح مشفق اور مہربان ہوں، ان کی تعلیمی حالت بہتر بنانے کی طرح ان کی اخلاقی تربیت و عملی حالت کو درست کرنا بھی انتظامیہ کی طرح اپنی ذمہ داری سمجھیں۔
- ☆..... (۶) دفتر کی کسی ہدایت پر اعتراض ہو تو اس کو طلبہ میں یا کسی دوسرے کے سامنے اس پر تبصرہ کرنے سے پرہیز کریں، براہ راست انتظامیہ سے مل کر اس بارے میں اپنی رائے پیش کریں۔
- ☆..... (۷) انتظامیہ کو اپنے سے زیادہ مدرسہ کا اور طلبہ کا خیر خواہ سمجھیں۔
- ☆..... (۸) اپنے کو مدرسہ کا ملازم نہ جانیں بلکہ خادم جانیں۔
- ☆..... (۹) تعلیمی و تدریسی خدمات کی طرف ہی متوجہ رہیں کوئی اور پیشہ یا مشغلہ اختیار نہ کریں۔
- ☆..... (۱۰) مدرسہ کے مقاصد اور مفاد کو نقصان پہنچانے والی کسی تحریک اور رائے زنی سے مکمل پرہیز کریں، دوران درس سبق کے علاوہ دوسرے موضوع پر کلام کرنے سے پرہیز کریں۔
- ☆..... (۱۱) کوئی بھی اپنا جائز مطالبہ اجتماعی شکل میں انتظامیہ کے سامنے پیش کرنے سے مکمل پرہیز کریں۔
- ☆..... (۱۲) طالب علم یا اس کے والی سے کوئی شکایت ہو تو اس کو سلجھانے میں انتظامیہ سے مدد لیں ایسے کسی بھی معاملہ کے نپٹانے کو تھا اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔
- ☆..... (۱۳) پڑھائی کے اوقات کے علاوہ خارجی اوقات میں بھی اگر کوئی طالب علم ان سے علمی استفادہ کرنا چاہے تو افادہ سے دریغ نہ کریں، بلکہ اسکو اپنی سعادت سمجھیں۔

- ☆..... (۱۴) نوجوان اساتذہ طلبہ سے اپنی جسمانی خدمت لینے سے حتی الوسع پرہیز کریں۔
- ☆..... (۱۵) تعلیمی اوقات میں طلبہ کو اپنے یا کسی دوسرے شخص کے کام کیلئے جانے سے روکیں۔
- ☆..... (۱۶) اگر کسی سفر یا بیماری یا ضرورت کی وجہ سے معذور ہوں تو تحریری طور پر مدرسہ کو اطلاع کریں، اگر ایک یا دو گھنٹے کے لئے کہیں جانے کی ضرورت پیش آجائے تو انتظامیہ کو اطلاع کر کے جائیں۔
- ☆..... (۱۷) طلبہ کو مدرسہ از خود سلام کریں تو ان کو سلام کرنے کی عادت ہو جائے گی۔
- ☆..... (۱۸) گفتگو کے درمیان طالب علم اگر کوئی غلط لفظ استعمال کر رہا ہے تو اس کی اصلاح کرنی چاہئے۔
- ☆..... (۱۹) دوران درس یا نجی مجالس میں کسی استاذ پر تنقید یا تنقیص نہ کی جائے۔ اس سے دشمنی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ بعض طلبہ میں چغلی کی بھی عادت ہوتی ہے۔
- ☆..... (۲۰) اگر طالب علم کسی استاذ کی برائی بیان کرے تو فوراً منع کرنا چاہئے۔
- ☆..... (۲۱) طلبہ کو اپنا جاسوس بنا کر نہ رکھیں۔
- ☆..... (۲۲) اگر کوئی طالب علم کسی استاذ کا خادم ہے یا اس سے تعلق رکھتا ہے تو اس کو اپنا دشمن نہ سمجھیں نہ اسکو چغلی خور جانیں، بلکہ کسی بھی استاذ کی خدمت میں جاتا ہو خدمت کی وجہ سے اسکا لحاظ کریں۔
- ☆..... (۲۳) نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی پوری کوشش کی جائے بلکہ صف اول میں پڑھیں، اس سے طلبہ کو خود بخود نماز کی پابندی کا حوصلہ ملے گا۔
- ☆..... (۲۴) مدرسہ کے ملازمین کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آئیں۔
- ☆..... (۲۵) انتظامیہ کی عزت کریں، طلبہ یا دوسرے لوگوں کے ساتھ ان کا مذاق نہ اڑائیں، ان کی خامیوں کو تلاش کرنے کی نوہ میں نہ لگیں، بلکہ ان کے کام میں ضرورت کے وقت حتی الوسع تعاون کریں۔
- ☆..... (۲۶) مدرسہ سے کسی وجہ سے علیحدگی اختیار کرنی ہو تو لڑ بھڑ کر علیحدہ نہ ہوں،

تعلیم کی کے بعد بھی مدرسہ اور اہل مدرسہ کے خیر خواہ رہیں۔

☆..... (۲۷) مدرسہ کی اشیاء کو بلا اجازت استعمال نہ کریں اور نہ گھر لے جائیں اپنے بہت چھوٹے بچوں کو درجہ یا مدرسہ میں تعلیم کے اوقات میں بلا وجہ نہ لائیں، وہ شور کرتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیم میں حرج ہوتا ہے، یا طلبہ ان کو کھانے میں لگ جاتے ہیں، بعض دفعہ وہ گندگی پھیلاتے ہیں۔

☆..... (۲۸) دوران درس یا درس روک کر اپنے مہمان یا ذاتی کام میں اتنی مشغولیت اختیار نہ کریں کہ پورا وقت ختم ہو جائے۔

☆..... (۲۹) طلبہ کے ساتھ باوقار رہیں، حد سے زیادہ بے تکلفی یا بے مذاق درست نہیں۔

☆..... (۳۰) طلبہ پر اتنا زیادہ رعب و دبدبہ بھی ہر وقت نہ رکھیں کہ وہ ڈر کی وجہ سے کوئی علمی سوال ہی نہ کر سکیں۔

☆..... (۳۱) بلا مطالعہ ہرگز نہ پڑھائیں۔

☆..... (۳۲) طلبہ میں مطالعہ اور تکرار کا ذوق پیدا کریں۔

☆..... (۳۳) ابتدائی درجہ میں روزانہ پہلے پچھلا سبق سنیں اس کے بعد آگے پڑھائیں۔

☆..... (۳۴) دوسرے مضامین انگریزی وغیرہ کے اساتذہ اپنے درجہ کے طلبہ کو اتنا ہوم ورک

(HOME WORK) نہ دیں کہ دوسری کتابوں کی تکرار و مطالعہ کے لئے وقت ہی نہ بچے۔

☆..... (۳۵) تلامذہ، شرعی حدود میں ہو، کوئی بھی استاذ نہ مارے، ورنہ مارنے والے کے

اسباق یاد کریں گے، دوسروں کے نہیں، یا تھوڑی سزا ہو اور وہ سب ہی اساتذہ اپنے درس کی

کو تادیب پڑیں۔

☆..... (۳۶) راتوں سے زیادہ سمجھنے پر زور دیں، خصوصاً نحو اور اجراء نحو اور ادب میں۔

☆..... (۳۷) اساتذہ پڑھاتے وقت تختہ سمیز کا استعمال کریں، طلبہ کو لکھنے کا عادی بنائیں۔

☆..... (۳۸) طلبہ کے ساتھ ان کی نالائقی پر انتقامی سلوک نہ کریں درگزر سے کام لیں۔

☆..... (۳۹) طلبہ کو اتنا زیادہ ہوم ورک نہ دیا جائے کہ دوسروں کے اسباق کا مطالعہ اور

تکرار متاثر ہو۔ طلبہ کی عزت نفس کا پورا خیال رکھیں۔
☆..... (۴۰) طلبہ سے اساتذہ ”آپ“ کر کے خطاب کریں تو طلبہ میں آپس میں بھی آپ کہنے کا رواج پڑے گا۔

☆..... (۴۱) طلبہ کے سامنے اساتذہ اپنی غربت اور خانگی پریشانیوں کا ہرگز تذکرہ نہ کریں۔
☆..... (۴۲) ایک اچھے استاذ کی تعریف یہ ہے کہ اس کو جس فن میں مہارت ہو اس کو اپنے شاگردوں میں پیدا کرنے کی پوری کوشش کرے ان کو اپنے جیسا بنائے۔
☆..... (۴۳) استاذ صرف درس گاہ میں طلبہ کے لئے نمونہ (آئیڈیل) نہ بنے بلکہ درس گاہ سے باہر، ہر جگہ وہ ایک استاذ اور قابل تقلید اعمال کا حامل ہو۔

☆..... (۴۴) اپنی وسعت کے مطابق غریب نادار اور یتیم طلبہ کی حتی الامکان اپنے ذاتی پیسے سے بھی مدد کریں، اس کی بڑی برکات دیکھیں گے خود نہ کر سکیں تو اپنے با وسعت عزیزوں سے مدد کرا دیں۔

☆..... (۴۵) اگر کسی طالب علم کو برا بھلا کہہ دیا ہو تو بعد میں اس کی ولداری ضرور کر لیں اگر غیر شرعی زیادتی ہو گئی ہو تو اس کی معافی چاہ لیں۔

☆..... (۴۶) طلبہ کو ٹیوشن (TUTION) نہ پڑھائیں۔

☆..... (۴۷) غیر شرعی مشاغل خصوصاً لوگوں کے گھر آمد و رفت نہ رکھیں صرف شرعی حقوق کی ادائیگی کے لئے ہی جائیں۔

☆..... (۴۸) اپنے گھر کی خفگی اور قصہ طلبہ پر نہ نکالیں۔ تادیب کو تعذیب نہ بنائیں۔

☆..... (۴۹) درس گاہ میں اخبار و رسائل نہ دیکھیں، سبق پڑھائیں یا سبق سنیں یا نصیحت کریں۔

☆..... (۵۰) تکرار کرانے کے لئے جماعت میں سے ہوشیار طلبہ کو مقرر کریں اور کبھی کبھی معلومات بھی کر لیا کریں۔

☆..... (۵۱) کسی شیخ طریقت سے اپنا اصلاحی تعلق ضرور رکھیں اور ان کے بتلائے ہوئے معمولات کو پابندی سے ادا کرتے رہیں۔

☆..... (۵۲) اسباق کی پابندی اور محنت و لگن ایک استاذ کو طلبہ اور انتظامیہ کے نزدیک محبوب بنادیتے ہیں۔

☆..... (۵۳) درس سے باہر بھی اپنی حیثیت عربی پر قرار رکھیں، بڑے اساتذہ مجالس قائم کریں جن میں سوالات کے ساتھ ساتھ تربیت کی باتیں بھی ہوں۔

☆..... (۵۴) قانون ہاتھ میں نہ لیں۔

☆..... (۵۵) قناعت اختیار کریں۔

☆..... (۵۶) اپنے اساتذہ کی، اساتذہ عزت و احترام کریں اور سبق میں ان کا اچھا تذکرہ کریں اس سے طلبہ بھی سبق لیں گے۔

☆..... (۵۷) خود ستائی اور دوسروں کی تحقیر و تنقیص سے پرہیز کریں۔

☆..... (۵۸) طلبہ کی شکایت ان کے اولیاء کو لکھ کر بھیج دیں یا ان کو بلا لیں۔

☆..... (۵۹) صاف ستھرے رہیں، لالچ، حرص اور اشراف سے بچیں۔

☆..... (۶۰) اتنا سمجھ لیں کہ طلبہ چاہے کتاب نہ سمجھیں، مگر استاذ کو ضرور سمجھتے ہیں۔

☆..... (۶۱) اساتذہ مدرسہ کے ملازمین کے ساتھ بخشنی کا معاملہ نہ کریں اور ملازمین بھی اساتذہ کا ادب و احترام کریں، اور انتظامیہ سے لگائی بجھائی نہ کریں، انتظامیہ بھی کچے کانوں کی نہ بنے۔

☆..... (۶۲) اساتذہ گالی سے خطاب نہ کریں، طالب علم کے سامنے علمی زبان استعمال کریں، بازاری زبان نہ بولیں، وقار سے رہیں، بے جا ہنسی مذاق نہ کیا کریں، اساتذہ بیڑی سگریٹ نہ پکھنیں اور طلبہ کو بھی منع کریں۔

☆..... (۶۳) درس گاہ میں پیر پھیلا کر، یا بہت زیادہ میزھے ہو کر لیٹنے کے انداز میں نہ بیٹھیں، اور اگر کبھی ایسی ہیئت کر بھی رکھی ہو تو کسی مہمان یا اپنے استاذ یا مدرسہ کے ذمہ دار، مہتمم، ناظم یا ارکان کمیٹی کے گذرتے وقت اٹھ کر سیدھے بیٹھ جائیں، اس کو مرغوبیت یا خوف یا اپنی کمزوری پر محمول نہ کریں۔

☆..... (۶۴) اگر آپ درس گاہ میں ہوں اور آپ کے استاذ آجائیں یا آپ آفس میں ہوں اور

کوئی بڑا مثلاً آپ کے استاذ آجائیں اور آپ سے کھڑے کھڑے گفتگو کرنے لگیں تو آپ بیٹھے بیٹھے ان کی گفتگو کا جواب نہ دیں بلکہ آپ کھڑے ہو جائیں یا ان کو کہیں کہ حضرت تشریف رکھیں۔ ☆..... (۶۵) اگر آپ کسی وجہ سے بیڑی کے ایسے عادی ہوں کہ بیڑی پینا چھوڑنا آپ کیلئے دشوار ہو تو اپنے شاگردوں، استاذوں اور مدرسہ کے ذمہ داروں کے سامنے اسی طرح برسر بازار نہ بیٹیں۔

☆..... (۶۶) مدرسہ سے باہر بھی مدرسہ کے ذمہ داروں اور اراکین کے ساتھ گفتگو میں ان کا لحاظ رکھیں۔

☆..... (۶۷) مدرسہ کو نقصان پہنچانے والی تحریک یا کسی مہم یا کسی شخص کے مدرسہ پر تبصرہ یا کسی غلط اقدام کی آپ کو کسی ذریعہ سے اطلاع ملے تو مدرسہ کے ذمہ داروں کو اس کی اطلاع کر دیں، اور ذمہ داروں سے کہہ دیں کہ وہ آپ کے حوالہ کے بغیر اس کی تحقیق اور تدارک کریں۔ ☆..... (۶۸) ارباب نظم و نسق کسی معاملہ میں آپ سے آپ کے اسباق یا نصاب کی تکمیل یا طلبہ کی تعلیمی رفتار کے بارے میں تحریر آیا یا بالمشافہ دریافت کریں تو اس کو انکو ازری پر محمول نہ کریں بلکہ اس کا جواب دیں۔

☆..... (۶۹) اگر ذمہ دار کسی کام سے اپنے پاس بلائیں تو آپ وہاں جانے میں عار محسوس نہ کریں۔

☆..... (۷۰) اگر طلبہ کا انتظامیہ کے ساتھ کوئی تنازعہ ہو جائے تو روکنے اور مصالحت کی مخلصانہ کوشش کی جائے، اسٹرائک (STRIKE) کی شکل سے طلبہ کو روکیں، اور نہ مانیں تو ان کا ساتھ نہ دیں ورنہ ان کو تقویت ہو جائے گی، اور معاملہ اتنا بگڑ جائے گا کہ مدرسہ کی رسوائی ہوگی۔ ☆..... (۷۱) اگر طلبہ کو حق بجانب مانیں تو انتظامیہ کو سمجھا کر ان کے مطالبے مان لینے پر زور دیں۔

☆..... (۷۲) اگر کسی استاذ کا انتظامیہ سے ٹکراؤ ہو جائے تو دوسرے اساتذہ گروپ بنا کر شرکت یا ٹکراؤ کا اقدام نہ کریں۔

☆..... (۷۳) کسی بڑے کے ذریعہ معاملہ کو افہام و تفہیم سے حل کریں، آخری حالت میں

استاذ اجیر ہوتا ہے، مدرسہ کو الگ کرنے کا شرعی حق حاصل ہوتا ہے۔

۵۴..... اگر تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں دفتر اہتمام یا دفتر تعلیمات جانے کی ضرورت پیش آئے تو وہاں کی ہار ہار کی حاضری کو چاپلوسی پر محمول کرنے کے خطرہ سے ترک نہ کریں۔

۵۵..... در سگاہ میں تعلیم کے اوقات کے دوران کھانے پینے اور پارٹی سے گریز کریں اگر کوئی خاص مہمان آجائے جس کو اسی وقت چائے پلاٹا ضروری ہو تو اچھا تو یہ ہے کہ در سگاہ کے علاوہ کسی جگہ بٹھا کر پلا دیں، اور اگر در سگاہ ہی میں پلا تا ہو تو اس کی عادت نہ بنالیں کبھی کبھی ایسا ہو جائے تو حرج نہیں۔

اس کتابچے میں چند گزارشات بطور مشورہ عرض کی گئی ہیں اگر اعلیٰ مدارس اور اساتذہ کرام پسند فرمائیں اور عمل میں لائیں تو یہ ان کی عنایت ہوگی، انشاء اللہ مدارس دینیہ اس پر عمل پیرا ہو کر ایک منظم اور صاف ستھرا ترقی پذیر علمی ماحول پیدا کر سکیں گے۔

والسلام خاکسار ذوالفقار احمد غفرلہ

